ISSN: 2959-2224 (Online) and 2959-2216 (Print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/uas/index
Publisher by: Department of Hadith, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

کرپٹو کرنسی: تعارف، اقسام اور شرعی نقطہ نظر

Cryptocurrency: Introduction, Types and the Shari'ah Perspective

Hafiz Haroon Ahmad*
Visiting Lecturer: Government graduate college civil lines, Sheikhupura

Abstract:
Cryptocurrency is one of the most debated financial innovations of the contemporary era, having emerged only recently. Historically, it is attributed to a Western figure, Satoshi Nakamoto, who introduced its foundational concept in 2008 and subsequently launched the first cryptocurrency, Bitcoin, in 2009. Although several experts collaborated with him, the initial adoption was slow and surrounded by uncertainty. Eventually, Satoshi Nakamoto withdrew from the project entirely, after which his collaborators continued to advance the idea. Over time, cryptocurrency gained widespread acceptance and began to be used as a medium of exchange in many parts of the world. This technological development stimulated extensive discussions across various countries, leading to academic seminars, conferences, and a substantial scholarly literature on the subject. Muslim jurists also examined cryptocurrency and offered diverse analyses considering Islamic jurisprudence. While the concept initially lacked clarity, its nature and practical implications have since become better understood, enabling a more informed assessment of its Shariah status. The present article critically analyzes cryptocurrency by discussing its history, definitions, types, operational mechanisms, and the legal rulings available in Urdu fatwas. It seeks to outline the Islamic viewpoint on this phenomenon, identify potential objections or challenges, and present a clear and comprehensive examination of cryptocurrency from a Shariah perspective.

Keywords: Digital currency, Block chain, Islamic Jurisprudence, Satoshi Nakamoto

تعارف

ایک دہائی سے زیادہ وقت گزرنے کے باوجود ڈیجیٹل کرنسیوں اور بٹ کوائن کو اہم وترقی یافتہ ممالک، عالمی مالیاتی اداروں اور حکومتی سطح پر ایک ذریعہ مبادلہ و کرنسی کے طور پر قبول نہیں کیا گیا۔ یورپی یونین، جس میں 27 ممالک شامل ہیں، جن میں جرمنی، اٹلی، فرانس، اسپین، ڈنمارک، سویڈن، آئرلینڈ وغیرہ شامل ہیں۔ یورپی یونین کی بینکنگ اتھارٹی (EBA) نے ماضی قریب میں ہی یہ انتباہ جاری کیا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی مالی رسک اور قیاس آرائی یعنی سٹے بازی پر مبنی ہے۔[1] ڈیجیٹل کرنسی عموما ریٹیل صارفین (Retail Consumers) کے لیے تبادلے، ادائیگی یا بطور سرمایہ کاری کے لیے موافق نہیں ہے۔ ڈیجیٹل کرنسی میں ایسی کیا خرابیاں ہیں کہ جن کی وجہ سے عالمی مالیاتی ادارے، ترقی یافتہ ممالک اور سینٹرل بینک اسے تسلیم نہیں کرتے، اس کی بنیادی اور سادہ سی وجہ یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی یا بٹ کوائن کی قیمت پر محض چند ادارے یا اشخاص اثر انداز ہوتے ہیں اور وہی اس کی قیمت کو

---

* Email of corresponding author: hafizharoonkhan@gmail.com

قابو کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ ستوشی ناکا موٹو نے بٹ کوائن کے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ بٹ کوائن ایک ایسی کرنسی ہے جو غیر مرکزیت پے مبنی ہے۔[2]

ڈیجیٹل کرنسیاں چند سال قبل معرضِ وجود میں آئیں اور ابتدائی کے چند سالوں تک انہیں کوئی خاص شہرت نہ ملی۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کرنسیوں کے متعلق لوگوں کو آگاہی حاصل ہوئی اور انہیں شہرت ملی۔ ورچوئل کرنسیوں کا تعلق صرف کمپیوٹروں سے ہے اور کمپیوٹر نیٹ ورک کے ذریعے سے ہی ان کی لین دین ہوتی ہے۔ ماضی قریب میں ڈیجیٹل کرنسیوں کی ڈیمانڈ میں بے حد اضافہ ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ان کی قیمتیں بھی بڑھیں ہیں۔ کاروباری صارفین ان کرنسیوں کی طرف راغب ہو رہے ہیں اور دنیا بھر کے ترقی یافتہ ممالک میں کئی کاروباری مراکز نے ڈیجیٹل کرنسیوں میں لین دین کی شروعات کر دی ہیں۔

ہمیں ان ورچوئل کرنسیوں کے باہمی لین کے حوالے سے شرعی نقطہ نظر بیان کرنا ہے جس کے مطابق عمل کیا جا سکے۔

ورچوئل کرنسیوں کا معاملہ اس دورِ جدید کی ٹیکنالوجی کی ایجاد ہے۔ فقہی تناظر میں اس پر کئی پہلوؤں سے بحث کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ زیر نظر آرٹیکل میں ورچوئل کرنسی کی تعریفات، اقسام، مائننگ کی فقہی تکییف اور فتاویٰ جات کی روشنی میں علمی و فقہی تجزیہ پیش کیا ہے۔ یہ ایک ابتدائی کاوش ہے، امید ہے کہ اہل تحقیق اس کاوش کو مزید آگے بڑھائیں گے۔

ورچوئل کرنسی کی تعریفات

(IMF) انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ نے ڈیجیٹل کرنسی کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

> VCs are digital representations of value, issued by private developers and denominated in their own unit of account.[3]
>
> ورچوئل کرنسیاں ہندسوں میں قیمت کا اظہار ہیں جنہیں عام لوگ متعین کرتے ہیں اور ان کی اپنی اکائی میں ان کا اظہار ہوتا ہے۔

(EBA) یورپین بینکنگ اتھارٹی کے نزدیک اس کی تعریف یوں ہے:

> VCs are defined as a digital representation of value that is neither issued by a central bank or public authority nor necessarily attached to a FC, but Is used by natural or legal persons as a means of exchange and can be transferred, stored or traded electronically.[4]
>
> ڈیجیٹل کرنسی کی تعریف قیمت کے ایسے ہندسوں میں اظہار کے طور پر کی جا سکتی ہے جسے نہ تو کسی مرکزی بینک یا سرکاری ادارے نے جاری کیا ہو اور نہ ہی وہ لازمی طور پر قانونی کرنسی سے منسلک ہو لیکن حقیقی یا قانونی اشخاص اس کا استعمال ذریعہ مبادلہ کے طور پر کرتے ہیں اور انتقال، حفاظت اور تجارت برقی ذرائع سے کی جاتی ہو۔

یورپ کے مرکزی بینک نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

> A virtual currency is a type of unregulated, digital money which is issued and usually controlled by is developers, and used and accepted among the members of a specific virtual community.[5]

> ورچوئل کرنسی ایک ایسا زر ہے جو کہ ہندسوں کی شکل میں ہوتی ہے، اس پر کوئی قانونی کاروائی یا قانون جاری نہیں ہوتا، ڈیجیٹل کرنسی کو اس کے بنانے والے جاری کرتے ہیں اور عام طور پر وہی اس کا نظام چلاتے ہیں، اور ایک خاص ڈیجیٹل معاشرے میں اسے استعمال اور قبول کیا جاتا ہے۔

ورچوئل کرنسی کی تعریفات کے اجزاء

ان تعریفات سے معلوم ہوتا ہے کہ ورچوئل کرنسیوں کے چار اہم جز ہیں:

1. ورچوئل کرنسی کو عام لوگ جاری کرتے ہیں۔
2. اشیاء کی قیمت کا پیمانہ ہوتی ہیں۔
3. ڈیجیٹل کرنسیوں کا ظاہری وجود نہیں ہوتا بلکہ یہ ہندسوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔
4. ورچوئل کرنسی کا استعمال الیکٹریکل سورسز اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

فکری نظریہ

ڈیجیٹل کرنسی کی اساس ستوشی ناکاموٹو نے یہ پیش کی کہ آن لائن چیزوں کی خرید و فروخت میں اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ خریدار بیچنے والے کو پیسوں کی ادائیگی کرنے کے بعد وہ رقم واپس وصول کر لے اور امکان سے بچنے کے لیے کسی بینک یا ادارے کا سہارا لینا پڑتا ہے، جو ثالثی کا کردار ادا کرتے ہیں اور اس کے عوض فیس وصول کرتے ہیں، اس کی وجہ سے ادا کی جانے والی رقم میں اضافہ ہو جاتا ہے اور مزید مسائل سامنے آتے ہیں۔ اس لیے کسی ایسے نظام کی ضرورت پیش آئی کہ جس میں ادا کی ہوئی رقم نہ کی جائے اور نہ ہی کسی ثالث کی ضرورت پیش آئے۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کو تحفظ دینے کے لیے اور کاروبار کو چلانے کے لیے بلاک چین سسٹم متعارف کرایا اور اسے بھی ستوشی ناکاموٹو نے ایجاد کیا۔ بلاک چین سسٹم کی بنیاد پر ہی تمام موجودہ ڈیجیٹل کرنسیاں کام کر رہی ہیں، بلاک چین سسٹم ہی ورچوئل کرنسیوں کو کنٹرول کرتا ہے اور دیگر کرنسیوں سے منفرد کرتا ہے۔[6] فلورین گلیسر بلاک چین کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> The Block chain represents all verified and valid transactions between users of the network.[7]
>
> بلاک چین اس تمام تصدیق شدہ اور درست لین دین کی نمائندگی کرتا ہے جو نیٹ ورک کے صارفین کے درمیان ہوتے ہیں۔

وکی پیڈیا نے اس کی تعریف یوں بیان کی ہے:

> A Blockchain is a distributed database that is used to maintain a continuously growing list of records, called blocks.[8]
>
> بلاک چین ایک تقسیم شدہ یا ٹکڑوں میں بٹا ڈیٹا بیس ہے جو ریکارڈز کی ایک مسلسل بڑھتی ہوئی فہرست کو محفوظ رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جنہیں بلاکس کہا جاتا ہے۔

خلاصہ تعریفات

1. یہ عام رسائی والا کھاتہ ہے یعنی سب لوگوں کو اس تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

2. اس میں سابقہ تمام لین دین کا ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے۔
3. اس میں ایک نجی یا پرائیویٹکی اور ایک پبلک یا عوامیکی ہوتی ہے۔
4. بلاک چین تقسیم شدہ یا ٹکڑوں کی صورت میں ایک ڈیٹا بیس ہے، ہر کمپیوٹر میں مکمل ڈیٹا کی ایک کاپی موجود ہوتی ہے، اس مکمل ڈیٹا کو مختلف اجزاء میں بانٹ کر حفاظت سے رکھا جاتا ہے۔
5. بلاک چین میں موجود ریکارڈ کو بلاکس کہا جاتا ہے۔

ڈیجیٹل کرنسیوں کی اقسام

آن لائن کرنسیوں میں سب سے معروف و مشہور کرنسیبٹ کوئن ہے۔ ستوشی ناکا موٹو نے 2008ء میں اپنے شائع شدہ تحریر میں بِٹ کوئن کے کام کرنے کی تمام تفصیلات کی توضیح پیش کی تھی۔ بعد ازاں جب بِٹ کوئن کا Software تیار کیا گیا تو اسے Open Source ہی چھوڑا گیا۔ اس کے علاوہ ستوشی ناکا موٹو نے اپنے ساتھ مزید ساتھیوں کو شامل کیا جنہوں نے ستوشی کے اس تصور کو مزید بہتر بنانے کے لیے غور و فکر کیا اور سافٹ ویئر کو بہتر انداز میں پیش کرنے کے لیے محنت و کوشش کی حتیٰ کہ ستوشی کی طرف سے پیش کردہ سافٹ ویئر کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں ستوشی کا صرف 33 فیصد حصہ ہے یعنی مکمل سافٹ ویئر کا تیسرا حصہ ہے۔ [9] اس تمام پیش رفت کا حاصل یہ نکلا کہ بہت سے سافٹ ویئر ماہرین نے بِٹ کوئن کے مدِ مقابل اپنی الگ کرنسیاں تیار کر لیں۔ ان کرنسیوں میں بہت سی کرنسیاں بِٹ کوئن کی نقل شدہ ہیں، اسی طرح بہت سی کرنسیاں کسی خاص تصور کے تحت وجود میں آئی ہیں، ذیل میں چند معروف و مشہور کرنسیوں کا تعارف مختصراً پیش کیا جاتا ہے۔

ایتھیریم

ایتھیریم ایک مکمل منصوبہ ہے جس کی ورچوئل کرنسی کا حقیقی نام ایتھر ہے لیکن یہ ایتھیریم کے نام سے ہی معروف ہے۔ [10] ایتھیریم شہرت اور استعمال کے لحاظ بِٹ کوئن کے بعد دوسری مشہور کرنسی ہے۔ اس وقت ایتھر کرنسی کی کُل تعداد 29 ملین سے زیادہ ہے لیکن بِٹ کوئن اور ایتھر کی قدر میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ستمبر 2017ء میں ایک بٹ کوئن کی مالیت 3800 ڈالر سے زائد تھی جبکہ اس کے مقابلے میں ایتھیریم کی قیمت صرف 261 ڈالر ریکارڈ ہوئی تھی۔ [11] بِٹ کوئن اور ایتھیریم کے سافٹ ویئر میں جہاں کئی مشترکہ نظریات ہیں وہاں کئی حوالہ جات سے ان میں فرق بھی ہیں۔ دونوں ورچوئل کرنسیاں بلاک چین ٹیکنالوجی استعمال کرتی ہیں۔ بِٹ کوئن صرف ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے لیکن ایتھیریم اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ یہ ایک مکمل نیٹ ورک ہے، جس میں بہت سی آسانیاں ہیں۔ ایتھر اور بِٹ کوئن کی مائننگ کے طریقہ کار اور وقت کے لحاظ سے بہت فرق ہے۔ بِٹ کوئن کا ایک بلاک 10 منٹ میں تصدیق کیا جاتا ہے جبکہ ایتھیریم کا ایک بلاک 15 سیکنڈ میں تصدیق ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایتھیریم میں یہ بھی آسانی دستیاب ہے کہ بِٹ کوئن جتنے کمپیوٹنگ پاور اور زیادہ آلات کی بھی ضرورت پیش نہیں آتی۔ [12]

لائٹ کوئن کرنسی

گوگل کے ایک سابقہ انجینئر چارلس لی نے 2011ء میں بٹ کوئن کے تصور کو سامنے رکھتے ہوئے لائٹ کوئن بنائی تھی۔ [13] لائٹ کوئن بھی بِٹ کوئن کی طرح ایسی ڈیجیٹل کرنسی ہے جس پر کسی حکومت یا ادارے کا تسلط یا کنٹرول نہیں ہے، ایسی ورچوئل کرنسیوں کو Decentralized کرنسیاں کہا جاتا ہے۔ بِٹ کوئن کے تصور کے تحت ہونے کے باوجود لائٹ کوئن اپنے اصل Software

میں بِٹ کوئن سے جدا ہے۔ اسے مائنکرنا زیادہ آسان ہے اور اس کی مکمل شدہ تعداد بِٹ کوئن سے چار درجے زیادہ یعنی 84 ملین ہے۔ بِٹ کوئن کی طرح لائٹ کوئن کی Mining پر ظاہر ہونے والی تعداد بھی آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کی موجودہ مقدار 25 ہے۔ ایک روز میں بِٹ کوئن کے عام طور پر 144 بلاکس کی تائید ہوتی ہے جبکہ لائٹ کوئن کے ایک روز میں اوسطا 576 بلاکس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔[14]

رِپل کرنسی

رپل ڈیجیٹل دنیا کی معروف تیسری بڑی کرنسی ہے۔[15] بنیادی طور پر یہ کرنسی Payment System کمپنیوں اور بینکوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ اس کی وساطت سے بینک مختلف ملکوں میں رقم تقریبا آدھے خرچ پر بھجوا سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے رقم کی نقل و حرکت فوری ہوتی ہے اور اس وجہ سے رِپل کمپنیوں اور بینکوں کے لیے نہایت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ رِپل کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق اس ٹیکنالوجی کو فی الوقت دنیا کے پندرہ نمایاں مالیاتی ادارے اپنے لین دین میں استعمال کر رہے ہیں۔ مندرجہ بالا ان تین ورچوئل کرنسیوں کے علاوہ بِٹ کوئن کی بہت سی متبادل کرنسیاں اور بھی موجود ہیں جو محدود علاقے یا چھوٹے پیمانے پر ہونے کی وجہ سے یا مزید کسی بھی وجہ سے معروف و مشہور نہیں ہیں اور ان کی قدر بِٹ کوئن کے مقابلے میں بہت کم ہے۔

ورچوئل کرنسیوں کی مائننگ کی شرعی تعبیر

اس کی شرعی حیثیت اس حوالے سے ہو گی کہ جب کوئی لین دین کرنے والا کسی کو کرنسی بطور رقم بھیجتا ہے تو یہ واضح کرتا ہے کہ جو کوئی بھی میری اس Transaction کی توثیق کرے گا اسے اتنی ہی کرنسیاں ملیں گی، یہ اطلاع صرف اس بھیجنے والے کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ پورے نظام یا نیٹ ورک کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک کی توثیق سے نظام چلتا ہے، اگر کسی بلاک چین میں سے کسی بلاک کی تصدیق نہ ہو تو دوسرے بلاک کی طرف سے بھی تصدیق نہیں ہو پاتی، تمام مائنز یکجا ہو کر ایک بلاک بناتے ہیں اور اس کی توثیق کرتے ہیں۔ اس پورے نظام میں سے کوئی ایک مائنز ہی سب سے پہلے اس عمل میں کامیاب ہوتا ہے اور توثیق یا تصدیق کا عمل مکمل ہونے پر متعین وقت کے بعد مائنز کو اس کا معاوضہ مل جاتا ہے۔[16]

شرعی نقطہ نظر سے یہ عمل جعالہ کہلاتا ہے، جو جمہور فقہاء، مالکیہ، شافعیہ، ایک قول کے مطابق اور حنابلہ کے نزدیک صحیح ہے۔

عقد جعالہ اس عقد کو کہتے ہیں جس میں فریقین میں سے کوئی ایک فریق دوسرے شخص سے طے کردہ رقم کے بدلے میں کسی کام کو مکمل کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور کام مکمل ہو جانے کے بعد ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہے، اگر جدوجہد کرنے کے بعد بھی کام پایہ تکمیل کو نہ پہنچے یا نامکمل رہ جائے تو گویا اس نے متعلقہ کام کے لیے بہت سعی و محنت کی اور پیسہ بھی خرچ کیا لیکن وہ اجرت کا حق دار نہیں ہو گا کیونکہ اس میں میعاد کی بجائے کام کا مکمل ہونا مقصود ہوتا ہے، اسی وجہ سے مالکیہ اور شافعیہ میعاد طے کرنے کی اجازت نہیں دیتے جبکہ حنابلہ اجازت دیتے ہیں، لیکن دونوں حالتوں میں کام کے پایہ تکمیل تک پہنچنے کے بعد ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہے، مثلاً کسی کے ڈرے یا ہڑبڑائے ہوئے جانور کو واپس لانے کا معاملہ طے کرے، یا کسی مریض کے صحت یاب ہونے تک اس کے مکمل علاج کا ذمہ لے، وغیرہ۔ عام طور پر یہ معاملہ یا عقد ایسے امور میں کیا جاتا ہے جس کی جزئیات وقت سے پہلے طے نہیں کی جا سکتیں۔[17]

مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے اس کی رخصت دی ہے، مالکیہ کے نزدیک اصل عدم جواز ہے لیکن بطور اضطراری کیفیت اس کی اجازت دی ہے، استشہاد میں بعض آیات و احادیث کے علاوہ اضطراری کیفیت کو بھی بنیاد بنایا ہے۔ حنفیہ اس کی رخصت کے قائل نہیں ہیں

کیونکہ اس میں غرر اور جہالت ہے۔[18] اس کا حاصل یہ ہے کہ جہالت و غرر نہ ہونے یا وجہ اختلاف نہ ہونے کی کیفیت میں اس کی چھوٹ ہونی چاہیے۔[19] تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ کیجیے:

> فاما الجعالة فتجوز على عمل مجهول كرد اللقطة والابق،[20] عقد الجعالة مباح شرعا عند المالكيه والشافعيه، والحنابلة، الا ان المالكية يقولون، انها جائزة بطريق الرخصة، اتفاقا، والقياس عدم جوازها بل عدمصحتها للغرر الذى يتضمنه عقدها، وانماخرجت عن ذلك الى الجواز۔[21]

> ترجمہ: جہاں تک جعالہ کا تعلق ہے تو یہ مجہول عمل پر جائز ہے، جیسے لقطہ (گم شدہ چیز) یا بھاگا ہوا غلام پکڑنے پر۔ عقدِ جعالہ شرعاً مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک مباح ہے، البتہ مالکیہ کہتے ہیں کہ یہ بطور رخصت جائز ہے، بالاتفاق اور قیاس یہ ہے کہ یہ جائز نہیں بلکہ صحیح بھی نہیں، اس غرر (جہالت / ابہام) کی وجہ سے جو اس کے عقد میں پایا جاتا ہے۔ البتہ اس کو اس حکم سے نکال کر جواز کی طرف لے جایا گیا ہے۔

ورچوئل کرنسی کا کاروبار

بِٹ کوئن اور اس طرح کی دیگر ورچوئل کرنسیاں جنہیں ڈیجیٹل کرنسی یا کرپٹو کرنسیکہا جاتا ہے، ان کرنسیوں کا کوئی حسی وجود نہیں ہے۔ اسے مال یا کرنسی قرار نہیں دیا جاسکتا، لہٰذا اس کی وساطت سے معاملات میں لین دین کرنا، اس کا کاروبار کرنا اور ان کرنسیوں میں سرمایہ لگانا یا سرمایہ کاری کرنا جائز نہیں ہے۔ تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا میں ہے:

بٹ کوئن محض ایک خیالی، تصوراتی یا غیر حقیقی کرنسی ہے، اس میں اصل یا رائج کرنسی کی بنیادی شرائط اور اوصاف بالکل بھی موجود نہیں ہیں، لہٰذا عصرِ حاضر میں کرپٹو کرنسی، ڈیجیٹل کرنسی یا کوئن کی خرید و فروخت یا لین دین کے نام سے الیکٹرونک مارکیٹ یا انٹرنیٹ میں جو لین دین چل رہا ہے وہ ناجائز اور حرام ہے، یہ کرنسیاں محض دھوکا ہیں ان میں حسی، یا مادی حیثیت سے کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان کرنسیوں کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ ان میں قبضہ نہیں ہوتا محض انٹرنیٹ یا اکاؤنٹ میں چند عدد ہوتے ہیں اور یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح جوے اور سود کی ایک شکل ہے، اس لیے بِٹ کوئن یا کسی بھی ورچوئل کرنسی کے نام سے جو کاروبار چل رہا ہے، اس میں سرمایہ لگانا اور لین دین کرنا یا خرید و فروخت میں حصہ لینا جائز نہیں ہے۔[22]

تفسیر مظہری میں ہے:

> ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل كالدعوى الزور والشهادة بالزور او الحلف بعد انكار الحق او الغضب والنهب والسرقةوالخيانة او القمار واجرة المغنى ومهر البغى و حلوان الكاهن وعسب التيس والعقود الفاسدة او الرشوة وغير ذلك من الوجوة التى لا يبيحه الشرع۔[23]

> آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، جیسے جھوٹا دعویٰ کرنا، جھوٹی گواہی دینا، یا حق کے انکار کے بعد قسم کھانا، یا ظلم و زبردستی سے چھیننا، لوٹ مار اور چوری کرنا، خیانت، جوا کھیلنا، گانے والی کو اجرت دینا، بدکار عورت کا مہر لینا، کاہن (غیب بتانے والے) کی اجرت لینا، نر بکری کے ملاپ کی اجرت لینا، فاسد معاہدے کرنا، یا رشوت لینا، اور اس کے علاوہ وہ تمام صورتیں جنہیں شریعت جائز نہیں ٹھہراتی۔

وفی عمدۃ الرعایہ بتحشیۃ شرح الوقایہ:

> اعلم ان المال عین یجری فیہ التنافس والابتذال، فیخرج منہ التراب ونحوہ، والدم والمیتہ التی ماتت حتف انفہ۔ [24]

> ترجمہ: جان لو کہ مال وہ چیز ہے جس میں رغبت اور حرص پائی جاتی ہے اور جسے استعمال میں لایا جاتا ہے، لہٰذا اس سے مٹی وغیرہ خارج ہے، اسی طرح خون اور وہ مردار بھی خارج ہے جو خود بخود مر گیا ہو۔

ورچوئل کرنسی کی خرید و فروخت اور اس سے حاصل شدہ منافع کا شرعی حکم

یہ بات پہلے بھی بیان کی جا چکی ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کی کوئی مادی حقیقت نہیں ہے یہ محض عدد ہیں جو کہ انٹرنیٹ پر ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا اس نام نہاد کاروبار میں سرمایہ لگانا اور لین دین کرنا جائز نہیں ہے اور اس سے حاصل شدہ کمائی بھی جائز نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

> یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ [25]

> ترجمہ: اے ایمان والو: بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بُت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں، سو اس سے بالکل الگ رہو، تاکہ تم فلاح پاسکو۔

مسند احمد میں ہے:

> عن عبد اللہ بن عمرو، قال: قال رسول اللہ ﷺ: ان اللہ حرم علی امتی الخمر، والمیسر، والمزر، والقنین، والکوبۃ، وزادنی صلاۃ الوتر۔ [26]

> ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جوا، مَزر (جو کی شراب)، قنین (بانسری یا موسیقی کا آلہ) اور کوبہ (ڈھول) حرام کر دیے ہیں، اور مجھ پر وتر کی نماز کا اضافہ فرمایا ہے۔

در المختار میں ہے:

> باب الصرف عنونه بالباب لا بالكتاب؛ لأنه من أنواع البيع (هو) لغة الزيادة. وشرعا (بيع الثمن بالثمن) أي ما خلق للثمنية ومنه المصوغ (جنسا بجنس أو بغير جنس) كذهب بفضة (ويشترط) عدم التأجيل والخيار و (التماثل) أي التساوي وزنا (والتقابض) بالبراجم لا بالتخلية (قبل الافتراق) وهو شرط بقائه صحيحا على الصحيح (إن اتحد جنسا وإن) وصلية (اختلفا جودة وصياغة) لما مر في الربا (وإلا) بأن لم يتجانسا (شرط التقابض) لحرمة النساء (فلو باع) النقدين (أحدهما بالآخر جزافا أو بفضل وتقابضا فيه) أي المجلس (صح، و) العوضان (لا يتعينان) حتى لو استقرضا فأديا قبل افتراقهما أو أمسكا ما أشار إليه في العقد وأديا مثلهما جاز.(ويفسد) الصرف (بخيار الشرط والأجل) لإخلالهما بالقبض۔ [27]

ترجمہ: باب الصرف کو باب کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے، نہ کہ کتاب کے عنوان سے، کیونکہ یہ بیع کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ (الصرف) لغوی اعتبار سے زیادتی کو کہتے ہیں، اور شرعاً اس کی تعریف ہے: ثمن کے بدلے ثمن کی بیع 'یعنی وہ چیز جو قیمت کے لیے پیدا کی گئی ہو، اور اس میں زیور وغیرہ بھی شامل ہے۔ (یہ بیع) یا تو ہم جنس کے ساتھ ہو یا غیر ہم جنس کے ساتھ، جیسے سونا چاندی کے بدلے۔ اس میں یہ شرط ہے کہ نہ تو ادھار ہو اور نہ اختیارِ شرط ہو، اور (تماثل) یعنی وزن میں برابری ہو، اور (تقابض) یعنی مجلسِ عقد میں ہاتھوں سے قبضہ ہو، محض چھوڑ دینے سے نہیں، اور (افتراق سے پہلے) قبضہ کر لینا، اور یہ شرط اس وقت ہے جب دونوں کا جنس ایک ہو، اگرچہ معیار یا صناعت میں فرق ہو، جیسا کہ ربا کے بیان میں گزر چکا۔ اور اگر دونوں کا جنس ایک نہ ہو تو (صرف) تقابض شرط ہے، تاکہ نسیئہ (ادھار) سے بچا جا سکے۔ پس اگر نقدین (سونا اور چاندی) کو ایک دوسرے کے بدلے اندازے سے یا زیادتی کے ساتھ بیچا اور اس میں تقابض (یعنی مجلسِ عقد میں قبضہ) ہو گیا تو یہ درست ہے، اور دونوں عوض متعین نہیں ہوتے، حتیٰ کہ اگر دونوں نے قرض لیا اور افتراق سے پہلے واپس کر دیا، یا عقد میں جس کی طرف اشارہ کیا تھا اس کو تھامے رکھا اور اس جیسا واپس کر دیا، تو یہ جائز ہے۔ (اور فاسد ہو جائے گا) الصرف (اگر اس میں اختیارِ شرط یا ادھار کی قید ہو) کیونکہ یہ دونوں قبضے میں خلل ڈالتے ہیں۔

کرپٹو کرنسی بیچنے کا شرعی حکم

آج کل ڈیجیٹل زمانہ ہے، ہر چیز میں جدت آ رہی ہے۔ اسی طرح ترقی کے دور میں نئی کرنسیاں جدت اختیار کر رہی ہیں جو کہ ڈیجیٹل کرنسی کے نام سے معروف ہیں۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کی تخلیق میں تکنیکی عمل کار فرما ہوتا ہے یعنی مشینری کے چلنے سے یہ کرنسیاں وجود پاتی ہیں اور پھر مانگ و ترسیل کے قانون کے مطابق دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اس کی قدر کا تعین کیا جاتا ہے۔ جب کوئی نئی کرنسی وجود پاتی ہے تو اوائل میں اس کے لیے حصہ لینے والوں کو صرف اپنا کمپیوٹر، مشین یا موبائل فون وغیرہ میں ایک سافٹ وئیر انسٹال کیا جاتا ہے اور اسی کمپیوٹر یا موبائل فون کے چلنے کے عوض حصہ دار کو کرنسی کی مقدار دی جاتی ہے۔ کرپٹو کرنسیوں کا کوئی مادی وجود نہیں ہے لہٰذا ان کرنسیوں میں بنیادی شرائط اور صفات نہیں پائی جاتیں، دوسرا نقص یہ ہے کہ اس میں قبضہ بھی نہیں ہوتا، اس میں جوے اور سود کی بھی ایک شکل موجود ہے جس کی وجہ سے ان کرنسیوں کا کاروبار کرنا، سرمایہ لگانا یا خرید و فروخت کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:

> والمراد بالمال عند الحنفية: المال ما يميل اليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة والماليه انما ثبت بتمول الناس كافة او بتقوم البعض الخ۔[28]

ترجمہ: اور کشف الکبیر میں ہے کہ مال وہ ہے جس کی طرف طبیعت مائل ہو اور اسے ضرورت کے وقت کے لیے ذخیرہ کیا جا سکے، اور مالیت صرف اس سے ثابت ہوتی ہے کہ تمام لوگ اسے مال سمجھیں یا بعض لوگ اسے قیمتی جانیں، وغیرہ۔

فتاویٰ جات میں ورچوئل کرنسی کے احکامات

آج کل ترقی یافتہ ممالک یا عالمی منڈی میں کرپٹو کرنسی نافذ العمل ہے جو کہ ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں اصلی یا حقیقی کرنسی کی بنیادی شرائط اور اوصاف موجود نہیں ہیں۔ ڈیجیٹل کرنسی پر حقیقی کرنسی کی تعریف لاگو نہیں ہوتی، لہٰذا عالمی مارکیٹ میں ڈیجیٹل کرنسی کا جو لین دین ہو رہا ہے وہ حرام اور ناجائز ہے۔ ورچوئل کرنسی میں مادی نوعیت کی کوئی چیز نہیں ہے اور یہ کرنسی تحویل میں بھی نہیں ہوتی، صرف کمپیوٹر میں ڈیٹا کی صورت میں کچھ حساب کتاب ہوتا ہے، لہٰذا ڈیجیٹل کرنسی یا ورچوئل کرنسی کے کاروبار سے احتراز ضروری اور لازم ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

> (قَوْلُهُ: مَالًا أَوْ لَا) إلَخْ، الْمُرَادُ بِالْمَالِ مَا يَمِيلُ إلَيْهِ الطَّبْعُ وَيُمْكِنُ ادِّخَارُهُ لِوَقْتِ الْحَاجَةِ، وَالْمَالِيَّةُ تَثْبُتُ بِتَمَوُّلِ النَّاسِ كَافَّةً أَوْ بَعْضِهِمْ، وَالتَّقَوُّمُيَثْبُتُ بِهَا وَبِإِبَاحَةِالِانْتِفَاعِ بِهِ شَرْعًا؛ فَمَا يُبَاحُ بِلَا تَمَوُّلٍ لَا يَكُونُ مَالًا كَحَبَّةِحِنْطَةٍ وَمَا يُتَمَوَّلُ بِلَا إبَاحَةِ انْتِفَاعٍ لَا يَكُونُ مُتَقَوِّمًا كَالْخَمْرِ، وَإِذَا عُدِمَالْأَمْرَانِ لَمْ يَثْبُتْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا كَالدَّمِ بَحْرٌ مُلَخَّصًا عَنْ الْكَشْفِ الْكَبِيرِوَحَاصِلُهُ أَنَّ الْمَالَ أَعَمُّ مِنْ الْمُتَمَوَّلِ؛ لِأَنَّالْمَالَ مَا يُمْكِنُ ادِّخَارُهُ وَلَوْ غَيْرَ مُبَاحٍكَالْخَمْرِ، وَالْمُتَقَوِّمُ مَا يُمكِنُ ادِّخَارُهُ مع الاباحة، فالخمرمَال لَا مَتقوُم۔ وَفِي التَّلْوِيحِ أَيْضًا مِنْ بَحْثِ الْقَضَاءِ : وَالتَّحْقِيقُ أَنَّ الْمَنْفَعَةَ مِلْكٌ لَا مَالٌ؛لِأَنَّ الْمِلْكَ مَا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يُتَصَرَّفَ فِيهِ بِوَصْفِ الِاخْتِصَاصِ، وَالْمَالَمَا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يُدَّخَرَ لِلِانْتِفَاعِ وَقْتَ الْحَاجَةِ، وَالتَّقْوِيمُ يَسْتَلْزِمُ الْمَالِيَّةَعِنْدَ الْإِمَامِ وَالْمِلْكَ ...وَفِي الْبَحْرِ عَنْ الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ:الْمَالُ اسْمٌ لِغَيْرِالْآدَمِيِّ، خُلِقَ لِمَصَالِحِ الْآدَمِيِّ وَأُمْكِنَ إحْرَازُهُ وَالتَّصَرُّفُ فِيهِ عَلَى وَجْهِالِاخْتِيَارِ، وَالْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ فِيهِ مَعْنَى الْمَالِيَّةِ لَكِنَّهُ لَيْسَ بِمَالٍ حَقِيقَةًحَتَّى لَا يَجُوزَ قَتْلُهُ وَإِهْلَاكُهُ۔[29]

ترجمہ: مال سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف طبیعت میلان رکھتی ہو اور جسے ضرورت کے وقت کے لیے ذخیرہ کرنا ممکن ہو۔ مالیّت اس چیز سے ثابت ہوتی ہے کہ لوگ اس کو مال سمجھ کر اس کا استعمال کریں، خواہ سب لوگ یا ان میں سے کچھ لوگ۔ اور تقوّم (یعنی کسی چیز کا قیمت کے قابل ہونا) مالیّت اور شرعی طور پر اس سے نفع اٹھانے کے جواز سے وابستہ ہے۔ چنانچہ جو چیز مباح ہو مگر لوگ اس کو مال نہ سمجھیں، وہ مال نہیں کہلائے گی، جیسے ایک دانہ گیہوں۔ اور جو چیز مال سمجھی جائے مگر شرعی طور پر اس سے نفع اٹھانا جائز نہ ہو، وہ متقوّم (قیمت کے قابل) نہیں ہوگی، جیسے شراب۔ اور اگر ان دونوں شرطوں کا فقدان ہو، تو نہ مالیّت ثابت ہوگی اور نہ تقوّم، جیسے خون۔ یہ خلاصہ ہے کتاب کشف کبیر سے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مال کا مفہوم متقوّم سے زیادہ عام ہے، کیونکہ مال وہ چیز ہے جسے ذخیرہ کیا جا سکتا ہو، خواہ اس کا استعمال شرعاً جائز نہ ہو، جیسے شراب۔ اور متقوّم وہ چیز ہے جس میں مالیّت کے ساتھ ساتھ شرعی طور پر نفع اٹھانے کی اجازت بھی ہو۔ کتاب التلویح میں قضاء کے مباحث سے یہ تحقیق بھی نقل ہوئی ہے کہ: منفعت (یعنی نفع) ملک (ملکیت) تو ہو سکتی ہے، مال نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ ملک وہ چیز ہے جس میں کسی شخص کو اختیار اور تصرف کا حق حاصل ہو۔ اور مال وہ چیز ہے جو ضرورت کے وقت فائدہ اٹھانے کے لیے ذخیرہ کی جا سکتی ہو۔ اور تقویم (کسی چیز کی قیمت لگانا) امام ابو حنیفہ کے نزدیک مالیّت کو، اور امام شافعی کے نزدیک ملکیت کو لازم قرار دیتا

ہے۔ کتاب البحر میں الحاوی القدسی سے نقل ہے کہ: مال اس چیز کا نام ہے جو آدمی کے علاوہ ہو، اور آدمی کی مصلحت کے لیے پیدا کیا گیا ہو، اور جسے محفوظ رکھنا اور اختیاری طور پر اس میں تصرف کرنا ممکن ہو۔ غلام اگرچہ اس میں مالیّت کا پہلو پایا جاتا ہے، لیکن وہ حقیقت میں مال نہیں کہلاتا، اسی وجہ سے نہ اس کا قتل جائز ہے اور نہ ہی اسے ہلاک کرنا“۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

> أهدى إلى رجل شيئاً أو أضافه إن كان غالب ماله من الحلال فلا بأس إلا أن يعلم بأنه حرام فإن كان الغالب هو الحرام ينبغي أن لا يقبل الهدية ولا يأكل الطعام إلا أن يخبره بأنه حلال ورثته أو استقرضته من رجل كذا في الينابيع، ولا يجوز قبول هدية أمراء الجور لأن الغالب في مالهم الحرمة إلا إذا علم أن أكثر ماله حلال بأن كان صاحب تجارة أو زرع فلا بأس به لأن أموال الناس لا تخلو عن قليل حرام فالمعتبر الغالب وكذا أكل طعامهم كذا في الإختيار شرح المختار۔[30]
>
> ترجمہ: کسی شخص نے کسی کو کوئی چیز ہدیہ دی یا اس کو کھانے پر بلایا، اگر اس کے مال کا اکثر حصہ حلال ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر یہ معلوم ہو کہ وہ حرام ہے تو پھر (کھانا یا ہدیہ لینا درست نہیں)۔ اور اگر اس کے مال کا اکثر حصہ حرام ہو تو ایسی صورت میں نہ ہدیہ قبول کرنا چاہیے اور نہ ہی اس کا کھانا کھانا چاہیے، الا یہ کہ وہ بتا دے کہ یہ مال میرے وارثوں کا ہے یا میں نے فلاں شخص سے قرض لیا ہے۔ ایسا ”الینابیع“ میں مذکور ہے۔ اور جابرانہ حکمرانوں کی ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان کے مال کا اکثر حصہ حرام ہوتا ہے، مگر جب معلوم ہو کہ ان کے مال کا اکثر حصہ حلال ہے، مثلاً وہ تجارت یا کھیتی باڑی کرتے ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگوں کے اموال تھوڑے بہت حرام سے خالی نہیں ہوتے، لہٰذا اعتبار زیادہ (اکثریت) کا ہوگا۔ اسی طرح ان کا کھانا کھانا بھی اسی حکم میں ہے۔ ایسا ”الاختیار شرح المختار“ میں بیان کیا گیا ہے“۔

خلاصہ کلام

ڈیجیٹل کرنسیاں عام طور پر مائننگ کے بعد وجود میں آتی ہیں لیکن یہ ضروری بھی نہیں۔ مائنر حقیقت میں ہونے والے لین دین کی توثیق کرتا ہے کہ ٹرانزیکشن ہر لحاظ سے درست ہے۔ اس تصدیقی عمل کے بدلے میں اسے کچھ کرنسی حاصل ہوتی ہے۔ شرعی لحاظ سے اس کی تخریج جعالہ پر کی جاسکتی ہے جو کہ فقہائے مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جائز ہے۔ یہ بات پہلے بھی بیان کی جاچکی ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی کی کوئی مادی حقیقت نہیں ہے یہ محض عدد ہیں جو کہ انٹرنیٹ پر ظاہر ہوتے ہیں لہٰذا اس نام نہاد کاروبار میں سرمایہ لگانا اور لین دین کرنا جائز نہیں ہے اور اس سے حاصل شدہ کمائی بھی جائز نہیں ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اس کرنسی کے لین دین نہ کرنے کے حوالے سے پاکستانی بینکوں کو ہدایات اور اعلامیہ بھی جاری کیا ہے۔ ورچوئل کرنسیوں میں زر کی خصوصیات نہیں پائی جاتیں لہٰذا یہ ناجائز ہے۔ کوئی ایسا ادارہ یا اتھارٹی کا وجود نہیں ہے جو ان کرنسیوں کو اپنی ذمہ داری پر جاری کرسکے، ان کے غیر محفوظ ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ ورچوئل کرنسیوں کا سراغ، تعاقب یا پیچھا ممکن نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے غیر قانونی

سرگرمیوں، مثلا ناجائز اشیاء اور دہشت گردی کو فروغ مل سکتا ہے۔ زر کی خصوصیات میں سے ہے کہ ہر عام و خاص کی اس تک رسائی ممکن ہوتی ہے جبکہ ڈیجیٹل کرنسیوں میں ایسا نہیں ہوتا لٰہذا اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔ ورچوئل کرنسیوں میں سرمایہ کاری کے حوالے سے بھی کوئی واضح علم نہیں ہوتا کہ کب اس کی قیمت میں اضافہ ہو جائے اور کب شدید گراوٹ کا سامنا کرنا پڑے لٰہذا ان کرنسیوں میں سرمایہ کاری کرنے والے کو ایک غیر یقینی صورتحال سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فقہاء کی توضیحات کی روشنی میں اس جدید کرنسی کے متعلق مزید کام اور تحقیق مقصود ہے جس کے ذریعے مسئلہ کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو گی۔ اسلامی دنیا میں ورچوئل کرنسیوں کے متعلق آسان اور واضح لٹریچر عصرِ حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے تاکہ اس جدید کرنسی کو سمجھنے اور ابتدائی معلومات کو حاصل کرنے میں آسانی پیدا ہو۔ ڈیجیٹل کرنسیوں کے متعلق قوانین و جزئیات ترتیب دینا اور اس کی قانون سازی عصرِ حاضر کی ناگزیر ضرورت ہے۔

سفارشات و تجاویز

1. ورچوئل کرنسیوں کی قیمتوں میں تغیر و تبدل کو کنٹرول کیا جانا چاہیے۔
2. ملکی سطح پر ڈیجیٹل کرنسیوں کے متعلق قانون سازی کی جائے۔
3. عالمی سطح پر ایک ایسا ادارہ ہو جو قوانین کو ایسے انداز میں بنائے، جس سے دھوکہ کم ہو۔
4. ملکی سطح پر بینکوں کو ہدایات جاری کی جائیں جو ایسی کرنسیوں کے معاملات دیکھیں۔
5. ورچوئل کرنسیوں کو ناجائز کاموں اور دہشت گردی میں استعمال ہونے سے روکا جائے۔
6. اسلامی دنیا میں ڈیجیٹل کرنسیوں کے متعلق آگاہی اور لٹریچر ہونا چاہیے۔
7. ورچوئل کرنسیوں سے متعلق معلومات کے حصول کے لیے مختلف ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کرایا جائے۔
8. ان کرنسیوں میں مالی رسک اور سٹے بازی سے اجتناب ہونا چاہیے۔
9. ڈیجیٹل کرنسیوں کے متعلق علماء سے شرعی پہلوؤں کی وضاحت ضروری ہے۔
10. جدید مسائل پر تحقیقات کو فروغ دیا جائے اور ان کی حوصلہ افزئی کی جانی چاہیے۔

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات وحواشی

---

[1] Esma,https://www.esma.europa.eu/sites/default/files/library/esa_2022_15_joint_esas_warning_on_crypto-assets.pdf, accessed: 04-10-2025.

[2] Satoshi Nakamoto, Bitcoin Forum (Bitcoin https://talk.org), 2009, accessed: 04-10-2025

[3] International Monetary Fund: Virtual Currencies and Beyond: Initial Considerations, Published: 2016, p. 7.

[4] European Banking Authority: EBA Opinion on Virtual currencies, Published: 2014, p. 11.

[5] European Central Bank: Virtual Currency Schemes, Published: Oct 2012, p. 13.

[6] محمد اویس پراچہ، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت (کراچی: جامعۃ الرشید، 2018ء) ص26۔

Muhammad Owais Paracha, Virtual Currency ki sharia Hesiyat, (Karachi: Jamia-Tur-Rasheed, 2018) p. 26.

[7] Marc Pilkington: Blockchain Technology: Principles and Applications, p. 4.

[8] Wikipedia, https://en.wikipedia.org/wiki/Blockchain, accessed: accessed: 07-10-2025

[9] Tom Simonite, https://www.technologyreview.com/s/527051/the-man-who-really-built-bitcoin/ accessed: 07-10-2025

[10] Ethereum, https://www.ethereum.org/ accessed: 08-10-2025

[11] Coinmarketcap, https://coinmarketcap.com/all/views/all/, accessed: 05-10-2025

[12] Ethdocs, http://ethdocs.org/en/latest/, accessed: 09-10-2025

[13] Litecoin, https://litecoin.org/ accessed: 09-10-2025

[14] Litecoinblockhalf, http://www.litecoinblockhalf.com, accessed: 09-10-2025

[15] Ripple, https://ripple.com/, accessed: 10-10-2025

[16] محمد اویس پراچہ، ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت، ص27۔

Muhammad Owais Paracha, Virtual Currency ki sharia Hesiyat, p. 27

[17] الخرشی، محمد بن عبدالله، الخرشی علی مختصر سیدی خلیل (بیروت: دار الفکر، 2006ء)59/7۔

Al-Kharshi, Muhammad bin Abdullah, Al-Kharshi Ala Mukhtasar sidi Khalil, (Beirut: Dar al fikr, 2006) vol. 7, p. 59

[18] الزیلعی، فخر الدین، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق (قاہرہ: المطبعة الکبری، س ن) 93/3۔

Az-Zayla'I, Fakhruddin , Tabyin al-Haqa'iq Sharh kanz ad-daqa'iq, Qahirah, s.n, Vol 3, p 93

[19] الخرشی، الخرشی علی مختصر سیدی خلیل، 59/7۔

Al-Kharshi, Al-Kharshi Ala Mukhtasar sidi Khalil, vol. 7, p. 59

[20] ابن قدامه، عبدالله بن احمد، المغنی (الریاض: دار عالم الکتب للطباعة والنشر والتوزیع، 1997ء) 120/8۔

Ibn Qudamah, Abdullah bin Ahmad, Al-Mughni, (Al-riyadh: Dar' Alam Al-kutub lil-tiba' ah wa Al- nashr wa Al- tawzi, 1997) vol. 8, p. 120

[21] مجموعة من المؤلفین، الموسوعة الفقہیه الکویتیه (کویت: وزارة الاوقاف والشئون الاسلامیه، دار السلاسل، 1427ھ) 208/15۔

Majmu' ah min al- mu'allifin, Al- mawsu'ah al-fiqhiyyah al-Kuwaytiyyah, (Kuwait: Wizarat al-awqaf wa al-shu'un al-islamiyyah, Dar al-salasil, 1427 H) vol. 15, p. 208

[22] قاسمی، مفتی محمد انعام الحق، تجارت کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا (کراچی: بیت العمار، 2020ء) 2/92۔

Qasimi, Mufti Muhammad Inam ul haq, Tijarat ke masail ka Encyclopedia, (Karachi, Bait al-Umar, 2020) vol. 2, p. 92.

[23] محمد ثناء الله، تفسیر المظہری (پاکستان: مکتبه الرشدیه، س ن) 209/1۔

Muhammad Sanaullah, Tafsir al-Mazhari, Pakistan, Maktabah al- Rasheed, s n, vol. 1, p. 209

[24] المحبوبی، عبیدالله بن مسعود، شرح الوقایه (عمان: دار الوراق، 2006ء) 30/4۔

Al-Mahbub, Ubaidullah bin Masud, sharh al- wiqayah, (Umman: Dar al- warraq, 2006) vol. 4, p. 30.

[25] المائدة 90:5۔

Al- Ma'idah 5:90

[26] امام، احمد بن حنبل، مسند احمد (بیروت: مؤسسة الرساله، 2001ء) رقم الحدیث: 6546۔

Imam Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, (Beirut: Mu' assasat al- Risalah, 2001) Hadith No.: 6546

[27] حصکفی، عبد الرحمن، الدر المختار شرح تنویر الابصار (بیروت:دار الکتب العلمیه، 2002ء) ص446۔

Haskafi, Abdur Rahman, Al-durr al-Mukhtar sharh Tanwir al-absar, (Beirut: Dar al- kutub al-ilmiyyah, 2002) p. 446.

[28] الزحیلی، وہبہ بن مصطفی، الفقہ الاسلامی وادلتہ (دمشق: دار الفکر، س ن) 3305/5۔

Az-Zuhayli, Wahbah bin Mustafa, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuh, (Damascus: Dar al-fikr, s n) vol. 5, p. 3305.

[29] ابن عابدین، محمد امین، رد المحتار(بیروت: دارالفکر، کتاب البیوع، 1966ء) 502-501/4۔

Ibn' Abidin, Muhammad Amin, Radd al- Muhtar, (Beirut: Dar al-Fikr, Kitab al- Buyu, 1966) vol. 4, p. 501-502.

[30] جماعة من العلماء، فتاویٰ ہندیہ (بیروت: دارالفکر، 1310ھ) 342/5۔

Jamma'ah min al- Ulama, Fatawa Hindiyyah, (Beirut: Dar al- Fikr, 1310 H) vol. 5, p. 342.